معز امجد
ترجمہ وتدوین: شاہد رضا

رمضان میں نبی ﷺ کی نماز تہجد

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

رُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ ذَاتَ لَيْلَةٍ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ، فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ فَصَلّٰى رِجَالٌ بِصَلٰوتِهٖ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا فَاجْتَمَعَ أَكْثَرُ مِنْهُمْ فَصَلَّوْا مَعَهُ، فَأَصْبَحَ النَّاسُ فَتَحَدَّثُوْا، فَكَثُرَ أَهْلُ الْمَسْجِدِ مِنَ اللَّيْلَةِ الثَّالِثَةِ، فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّوْا بِصَلٰوتِهٖ، فَلَمَّا كَانَتِ اللَّيْلَةُ الرَّابِعَةُ عَجَزَ الْمَسْجِدُ عَنْ أَهْلِهٖ [فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ][۱] حَتّٰى خَرَجَ لِصَلٰوةِ الصُّبْحِ، فَلَمَّا قَضَى الْفَجْرَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَتَشَهَّدَ، ثُمَّ قَالَ: 'أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ مَكَانُكُمْ لٰكِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ فَتَعْجِزُوْا'. (بخاری، رقم ۸۸۲)

وَرُوِیَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: 'فَصَلُّوْا، أَيُّهَا النَّاسُ، فِيْ بُيُوْتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ صَلٰوةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهٖ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ'. (بخاری، رقم ۶۹۸)

روایت کیا گیا ہے کہ ایک رات نصف شب کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (گھر سے مسجد کے

لیے) نکلے اور مسجد میں نماز پڑھی اور چند صحابہ (رضی اللہ عنہم) بھی آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اقتدا میں نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ صبح کے وقت ان صحابۂ کرام نے دوسرے لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا۔ چنانچہ (دوسرے دن) اس سے بھی زیادہ لوگ جمع ہو گئے اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے نماز پڑھی۔ صبح کے وقت ان صحابۂ کرام نے دوسرے لوگوں سے اس کا تذکرہ کیا (تو اس کا مزید چرچا ہوا)۔ پھر تیسری رات بڑی تعداد میں لوگ جمع ہو گئے اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز شروع کر دی۔ جب چوتھی رات آئی تو مسجد نمازیوں (کی کثرت کی وجہ) سے کم پڑ گئی، [مگر (اس رات) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھیں نماز پڑھانے کے لیے تشریف نہیں لائے]، یہاں تک کہ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے، جب آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فجر کی نماز ادا فرما لی، تو لوگوں کی جانب متوجہ ہوئے اور تشہد پڑھا، پھر فرمایا: امابعد، میں تمھاری اس حاضری سے بے خبر نہیں ہوں، مگر (میں اس نماز کے لیے تمھاری طرف اس لیے نہیں آیا کہ) مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ تم پر یہ نماز فرض کر دی جائے[1]، پھر تم اسے ادا نہ کر سکو۔

www.javedahmadghamidi.org
www.al-mawrid.org

اور روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو، اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو، اس لیے کہ فرض نماز کے سوا آدمی کی سب سے افضل نماز وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو[2] (کیونکہ وہ مسجد میں پڑھنی ضروری ہے)۔

متن کے حواشی

۱۔ قوسین میں دیے گئے الفاظ بخاری، رقم ۱۰۷۷ سے لیے گئے ہیں۔

ترجمے کے حواشی

۱۔ یہ لوگوں کے ایک خاص تصور عبادت کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر اس عبادت کو مسلسل ادا کرتے تو اس بات کا امکان تھا کہ لوگ بہ آسانی اس عبادت کو اپنے اوپر تاکیدی طور پر فرض سمجھ لیتے۔

۲۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اس بات کی تحریض ہے کہ لوگ اپنی نفل نمازیں اپنے گھروں میں بھی ادا کرتے رہیں۔

متون

پہلی روایت

اپنی اصل کے اعتبار سے یہ روایت بخاری، رقم ۸۸۲ میں روایت کی گئی ہے۔

یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ بخاری، رقم ۶۹۸، ۱۰۷۷، ۱۹۰۸؛ موطا امام مالک، رقم ۲۴۸؛ مسلم، رقم ۱۷۶۱ا، ۱۷۶۱ب؛ ابوداؤد، رقم ۱۳۷۳-۱۳۷۴؛ نسائی، رقم ۱۶۰۴؛ احمد، رقم ۲۵۴۰۱، ۲۵۴۸۵، ۲۵۵۳۵، ۲۵۹۹۶-۲۵۹۹۷، ۲۶۳۵۰؛ ابن حبان، رقم ۱۴۱، ۲۵۴۲-۲۵۴۵؛ ابویعلیٰ، رقم ۴۷۸۸ اور عبدالرزاق، رقم ۴۶۷۷-۴۶۷۷ میں بھی روایت کی گئی ہے۔

www.javedahmadghamidi.com www.al-mawrid.org

بعض روایات، مثلاً موطا امام مالک، رقم ۲۴۸ میں 'لم یخف علی مکانکم' (میں تمھاری اس حاضری سے بے خبر نہیں ہوں) کے الفاظ کے بجائے 'قد رأیت الذی صنعتم' (تم نے جو کیا، وہ میں نے دیکھ لیا ہے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ مسلم، رقم ۱۷۶۱ب میں یہ الفاظ 'لم یخف علی شأنکم اللیلة' (میں تمھارے رات کے معاملے سے بے خبر نہیں ہوں) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۱۳۷۴ میں ان الفاظ کے بجائے 'أما واللّٰه ما بت لیلتی ھذہ بحمد اللّٰه غافلاً ولا خفی علی مکانکم' (سنو، خدا کی قسم، خدا کے فضل سے میں نے یہ رات سوتے ہوئے نہیں گزاری اور نہ ہی میں تمھاری اس حاضری سے بے خبر تھا) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً موطا امام مالک، رقم ۲۴۸ میں 'لکنی خشیت أن تفرض علیکم' (مگر مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ تم پر یہ نماز فرض کر دی جائے) کے الفاظ کے بجائے 'ولم یمنعنی من الخروج إلیکم إلا أنی خشیت أن تفرض علیکم' (اور مجھے تمھارے پاس آنے سے کسی شے نے نہیں روکا، مگر مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ تم پر یہ نماز فرض کر دی جائے) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ جبکہ ابوداؤد، رقم ۱۳۷۳ میں 'ولم یمنعنی' (اور مجھے کسی شے نے نہیں روکا) کے الفاظ کے بجائے 'فلم یمنعنی' (مگر مجھے کسی شے نے نہیں روکا) کے الفاظ روایت

کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۵۹۹۶ میں ان الفاظ کے بجاے ان کے مترادف الفاظ 'ولکنی خشیت أن تکتب علیهم' (مگر مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ ان پر یہ نماز لکھ دی جائے) روایت کیے گئے ہیں؛ بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۷۶۱ب میں یہ الفاظ 'ولکنی خشیت أن تفرض علیکم صلٰوة اللیل' (مگر مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ تم پر رات کی نماز فرض کر دی جائے) روایت کیے گئے ہیں؛ جبکہ نسائی، رقم ۱۶۰۴ میں 'تفرض' (فرض کر دی جائے) کے لفظ کے بجاے 'یفرض' (اللہ تعالیٰ یہ نماز فرض کر دے) کا لفظ روایت کیا گیا ہے؛ احمد، رقم ۲۵۵۳۵ میں یہ الفاظ 'لم یمنعنی أن أنزل إلیکم إلا مخافة أن یفترض علیکم قیام هذا الشهر' (مجھے تمھارے پاس آنے سے کسی شے نے نہیں روکا، مگر مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ تم پر اس ماہ کا قیام فرض کر دیا جائے) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً ابن حبان، رقم ۱۴۱ میں 'فتعجزوا عنها' (پھر تم اسے ادا نہ کر سکو) کے الفاظ کے بجاے 'فتقعدوا عنها' (پھر تم اسے نظر انداز کر سکتے ہو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں۔

www.al-mawrid.org www.javedahmadghamidi.com

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۷۶۱ میں بیان کیا گیا ہے کہ چوتھی رات جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ سے باہر تشریف نہ لائے تو بعض صحابہ (رضی اللہ عنہم) نے ندا دی: 'الصلٰوة' (نماز کا وقت ہو گیا)، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بھی اپنے حجرہ سے باہر تشریف نہ لائے۔ احمد، رقم ۲۵۵۳۵ میں بیان کیا گیا ہے کہ لوگوں نے آپس میں باتیں کرنا شروع کر دیں اور کہنا شروع کر دیا: 'ما شأن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و سلم لم ینزل' (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا معاملہ درپیش ہے کہ آپ تشریف نہیں لا رہے ہیں)۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی یہ باتیں سن لیں۔ اس کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے تو ارشاد فرمایا: 'یا أیها الناس، إنی قد سمعت مقالتکم، وإنه لم یمنعنی أن أنزل إلیکم إلا مخافة أن یفترض علیکم قیام هذا الشهر' (اے لوگو، میں نے تمھاری باتیں سن لی ہیں، مجھے تمھارے پاس آنے سے کسی شے نے نہیں روکا، مگر مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ تم پر اس ماہ کا قیام فرض کر دیا جائے)؛ جبکہ بعض روایات، مثلاً احمد، رقم ۲۵۹۹۶ کے مطابق، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت باہر تشریف لائے تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: 'ما زال الناس ینتظرونك البارحة، یا رسول اللّٰہ' (یا رسول اللہ، گذشتہ رات لوگ آپ کا انتظار کرتے رہے)، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو جواب میں فرمایا: 'لم یخف علی أمرهم، ولکنی خشیت أن تکتب علیهم' (مجھ

پر ان کا معاملہ مخفی نہیں ہے، مگر مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ ان پر یہ نماز لکھ دی جائے)۔

احمد، رقم ۲۶۳۵۰ میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أكلفوا من الأعمال ما تطيقون فإن اللّٰه لا يمل حتى تملوا وكانت عائشة تقول: إن أحب الأعمال إلى اللّٰه أدومها وإن قل.

''اپنے اوپر ان اعمال کی ذمہ داری ڈالو جنھیں تم ادا کرنے کی طاقت رکھتے ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (تمھارے اعمال سے) نہیں اکتاتا، یہاں تک کہ تم اکتا جاتے ہو۔ حضرت عائشہ (رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں: بے شک، اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ اعمال وہ ہیں جو دائمی ہوں، اگرچہ وہ (مقدار میں) تھوڑے ہوں۔''

یہ روایت نفلی عبادت کے حوالے سے عام تعلیمات پر مشتمل ہے۔ تاہم بعض روایات، مثلاً درج بالا بنیادی روایت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نماز تہجد کے واقعے کے تناظر میں روایت کیا گیا ہے۔ ہماری فہم کے مطابق، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد عام تعلیمات پر مبنی ہے۔ اس روایت کی تفاصیل ہم ایک دوسرے مقام میں الگ سے بیان کریں گے۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

دوسری روایت

اپنی اصل کے اعتبار سے یہ روایت بخاری، رقم ۶۹۸ میں روایت کی گئی ہے۔

یہ روایت بعض اختلافات کے ساتھ بخاری، رقم ۶۸۶۰؛ مسلم، رقم ۷۶۱ (۷۶۱ب؛ ابوداؤد، رقم ۱۰۴۴-۱۰۴۷؛ نسائی، رقم ۱۵۹۹؛ احمد، رقم ۲۱۶۴۲-۲۱۶۴۳، ۲۱۶۷۵ اور ابن حبان، رقم ۲۴۹۱ میں بھی روایت کی گئی ہے۔

بعض روایات، مثلاً مسلم، رقم ۷۸۱ میں 'صلوا، أيها الناس، في بيوتكم' (اے لوگو، اپنے گھروں میں نماز پڑھتے رہو) کے الفاظ کے بجائے 'فعليكم بالصلوة في بيوتكم' (اپنے گھروں میں بھی نماز کا التزام کرو) روایت کیے گئے ہیں۔

بعض روایات، مثلاً بخاری، رقم ۶۸۶۰ میں 'فإن أفضل الصلوة، صلوة المرء في بيته' (اس لیے کہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو) کے الفاظ کے بجائے 'فإن أفضل صلوة المرء في بيته' (اس لیے کہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو) کے الفاظ روایت کیے گئے ہیں؛ بعض

روایات، مثلاً مسلم، رقم ۱۸۱۷ میں ان الفاظ کے بجاے ان کے ہم معنی الفاظ 'فإن خیر صلوة المرء فی بیته' (اس لیے کہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہی ہے جو اس کے گھر میں ہو) روایت کیے گئے ہیں؛ جبکہ ابوداؤد، رقم ۱۰۴۴ میں یہ الفاظ 'صلوة المرء فی بیته أفضل من صلوته فی مسجدی هذا' (آدمی کی اپنے گھر میں نماز میری اس مسجد کی نماز سے زیادہ افضل ہے) روایت کیے گئے ہیں۔

دوسری روایت بھی اسی پس منظر میں بیان کی گئی ہے، جس پس منظر میں پہلی روایت بیان کی گئی ہے۔ بخاری کی ایک روایت کے مطابق یہ واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے:

عن زید بن ثابت أن النبی صلی اللّٰه علیه و سلم إتخذ حجرة فی المسجد من حصیر فصلی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و سلم فیها لیالی حتی اجتمع إلیه ناس. ثم فقدوا صوته لیلة فظنوا أنه قد نام فجعل بعضهم یتنحنح لیخرج إلیهم. فقال: ما زال بکم الذی رأیت من صنیعکم حتی خشیت أن یکتب علیکم، ولو کتب علیکم ما قمتم به. فصلوا، أیها الناس، فی بیوتکم، فإن أفضل صلوة المرء فی بیته إلا صلوة المکتوبة. (رقم ۶۸۶۰)

''حضرت زید بن ثابت (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی میں چٹائی سے گھیر کر ایک حجرہ بنا لیا اور (رمضان کی) راتوں میں اس کے اندر نماز پڑھنے لگے، یہاں تک کہ دوسرے لوگ بھی آپ کے ساتھ جمع ہو گئے۔ پھر ایک رات انھیں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی آواز نہیں آئی، انھوں نے سمجھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے ہیں، اس لیے ان میں سے بعض کھنکھارنے لگے تاکہ آپ ان کے پاس باہر تشریف لائیں، اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم لوگوں کے کام سے واقف ہوں، یہاں تک کہ مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ کہیں تم پر یہ نماز فرض کر دی جائے اور اگر فرض کر دی جائے تو تم اسے قائم نہیں رکھ سکو گے۔ اس لیے، اے لوگو، اپنے گھروں میں یہ نماز پڑھتے رہو، کیونکہ فرض نماز کے سوا آدمی کی سب سے افضل نماز اس کے گھر میں ہے۔''

www.javedahmadghamidi.com
www.almawrid.org

بخاری، رقم ۶۹۶ میں بیان کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نمازیں پڑھنے کے لیے باہر تشریف نہیں لائے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نمازیں اپنی حجرے میں ہی پڑھیں۔ چونکہ حجرے کی دیواریں چھوٹی تھیں، اس

لیے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیام کرتے ہوئے دیکھ سکتے اور آپ کی نمازوں میں آپ کے ساتھ شامل ہو سکتے تھے۔ روایت کا حسب حال جز درج ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:

روی أنه کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یصلی من اللیل فی حجرته وجدار الحجرة قصیر. فرأی الناس شخص النبی صلی اللّٰه علیه وسلم، فقام أناس یصلون بصلاته...

''روایت کیا گیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز اپنے حجرے ہی میں پڑھتے، جبکہ حجرے کی دیواریں چھوٹی تھیں۔ لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو (نماز پڑھتے ہوئے) دیکھا تو وہ بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھنے لگے...۔''

جبکہ بعض روایات، مثلاً ابوداؤد، رقم ۱۳۷۴ میں بیان ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے الگ نماز صرف اس وقت پڑھنی شروع کی، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو مسجد میں الگ الگ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ وہ روایت درج ذیل ہے:

روی أنه قالت عائشة رضی اللّٰه عنها: کان الناس یصلون فی المسجد فی رمضان أوزاعًا. فأمرنی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فضربت له حصیرًا فصلی علیه...

''روایت کیا گیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ماہ رمضان میں لوگ مسجد میں الگ الگ نماز پڑھتے تھے، تو (یہ دیکھ کر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے (ایک چٹائی بچھانے کا) حکم فرمایا، میں نے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لیے ایک چٹائی بچھا دی تو آپ نے اس پر نماز ادا فرمائی...۔''

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

''آدمی اعتکاف کے لیے بیٹھا ہو تو روزے کی راتوں میں کھانے پینے پر تو کوئی پابندی نہیں ہے، لیکن بیویوں کے پاس جانا اُس کے لیے جائز نہیں رہتا۔ اعتکاف کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اِسے ممنوع قرار دیا ہے۔'' (میزان، جاوید احمد غامدی ۳۶۷)